# شاکر کنڈان کا علمی و ادبی سفر

ڈاکٹر ہارون قادر

Dr. Haroon Qadir

Lahore Garrison University, Lahore.

***Abstract:***

*Captain Atta Rasool (retd) also known as Shakir Kandan needs no introduction in Urdu literature. He is a prominent figure in the army's contribution to the Urdu literature. He was blessed not only with physical strength but also with a mind strong enough to use the might of pen. He wrote in both Urdu & Punjabi. His creativity along with research & editing is well known in literary circles. This research article highlights his work in his life & literary works so that literature loving people can get to know his multi-dimensional work.*

ادبی دنیا میں شاکر کنڈان کے نام سے شہرت پانے والے کیپٹن عطا رسول ۲۰ جون ۱۹۵۱ء کو کنڈاں کلاں تحصیل شاہپور، ضلع سرگودھا میں محمد حسین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جوہر میموریل ہائی سکول جوہر آباد ضلع سرگودھا (حالیہ ضلع خوشاب) سے حاصل کی اور ۱۹۶۷ء میں میٹرک کا امتحان لاہور بورڈ سے پاس کیا، جبکہ انٹرمیڈیٹ کا امتحان آرمڈ فورسز بورڈ فار ہائر ایجوکیشن راولپنڈی سے ۱۹۷۹ء میں پاس کیا۔ اس سے پہلے ۳ ستمبر ۱۹۷۱ء میں بطور سپاہی آرمڈ کور سے وہ اپنی عسکری خدمات کا آغاز کر چکے تھے۔ اپنی تعلیمی قابلیت اور پاکستان سے محبت نے اُن کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشی اور افواجِ پاکستان میں ۷ اپریل ۱۹۸۹ء میں بحیثیت لیفٹیننٹ آرمرڈ کور اُنھیں کمیشن مل گیا۔ فوجی خدمات کے ساتھ ساتھ حصول علم کی پیاس کی تسکین کا سامان بھی جاری رہا اور انھوں نے ۱۹۹۳ء میں بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ سے گریجوایشن کی۔ پانچ جولائی ۲۰۰۱ء میں افواجِ پاکستان سے بطور کیپٹن ریٹائر ہوئے۔ حصولِ علم کا شوق انھیں یونیورسٹی آف سرگودھا سے ایم اے اُردو میں لے آیا۔ ایم اے اُردو میں انھوں نے مقالہ ''سرگودھا کا دبستانِ شاعری'' لکھ کر ایم اے کی ڈگری مکمل کی لیکن حصولِ علم کی تڑپ نے اُنھیں چین نہ لینے دیا۔ یونیورسٹی آف سرگودھا سے ہی ایم فل کی ڈگری حاصل کی اور ''شیر افضل جعفری کے کلیات کی تدوین مع فرہنگ'' کے عنوان سے ضخیم مقالہ لکھ دیا۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ سرحد یونیورسٹی پشاور سے پی ایچ۔ ڈی اُردو میں نہ صرف داخلہ لیا بلکہ کامیابی سے کورس ورک مکمل کر کے مقالہ بھی جمع کروا چکے ہیں جس کا عنوان قیامِ پاکستان سے قبل عسکری اہلِ قلم کی خدمات کا تحقیقی جائزہ'' ہے جو اُن کی عساکر پاکستان سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اُردو اور پنجابی ادب سے اُن کو خصوصی دلچسپی ہے۔ اُنھوں نے اپنی زمین اور جڑ سے رشتہ دل و جان و قلم توڑا نہیں بلکہ

خونِ جگر سے اس خدمت کو تناور کیا ہے۔ اُنھوں نے نہ صرف خود اپنے وطن اور زبان سے محبت کی ہے بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی درس و تدریس کے ذریعے اس رشتہ سے منسلک رکھا۔ آپ نے مندرجہ ذیل اداروں میں تدریسی اور انتظامی خدمات بھی سرانجام دی ہیں۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ آکسفورڈ سکول آف وزڈم سرگودھا (بطور پرنسپل) | ۲۰۰۵ء تا ۲۰۰۶ء |
| ۲۔ آئی ٹی ایم (ITM) کالج آف کامرس سرگودھا | ۲۰۰۶ء تا ۲۰۰۸ء (شعبہ اُردو) |
| ۳۔ آئی ایل ایم کالج سرگودھا | ۲۰۰۸ء (شعبہ اُردو) |
| ۴۔ یونیورسٹی آف سرگودھا | ۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۲ء (وزیٹنگ، شعبہ اُردو کالج سائیڈ) |
| ۵۔ یونیورسٹی آف سرگودھا | ۲۰۱۲ء تا حال (کنٹریکٹ، شعبہ اُردو) |

شاکر کنڈان کی علمی جستجو اور ادب و فن سے لگن کا سفر خاصا طویل ہے اُنھوں نے نظم، نثر، تحقیق، تنقید اور تدوین میں اپنا سکہ منوایا ہے اُن کی مرتب کردہ کتابیں ادبی حوالہ رکھتی ہیں جبکہ اُن کی تحقیق بھی سند کا درجہ رکھتی ہے۔ زبان و ادب سے محبت کا یہ سفر اک دو روز کی بات نہیں بلکہ ''نصف صدی کا قصہ ہے''۔ اُن کی تخلیقات میں سب سے پہلے ان کے شعری مجموعے قابل ذکر ہیں جن کے ذکر پر ہی اکتفا کرنا ہوگا کہ تفصیل کے لیے تو ایک دفتر درکار ہے۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ آشوبِ زیست (شعری مجموعہ) | ۱۹۴۸ء |
| ۲۔ رفاقتوں کی فصیلیں (شعری مجموعہ) | ۱۹۸۸ء |
| ۳۔ جلتے صحراؤں میں (اُردو ماہیا) | ۲۰۰۱ء |

جلتے صحراؤں کے متعلق آفتاب احمد ملک لکھتے ہیں ''شاکر کنڈان نے منفرد اندازِ نگارش، اَن گنت عنوانات کو اپنے ماہیوں میں سمیٹ کر اپنی تخلیقی و تحقیقی صلاحیتوں کا برملا اظہار کیا ہے۔ سادہ اور مختصر لفظوں میں ایک اُردو ماہیہ دیکھیں:

شفقت کی ردائیں تھیں
کتنا خوش تھا میں
جب ماں کی دعائیں تھیں(۱)

| | |
|---|---|
| ۴۔ ہتھیلی پہ سورج (شعری مجموعہ) | ۲۰۰۲ء |

ہتھیلی پر سورج کی شاعری کے بارے میں ڈاکٹر فہیم عاظمی لکھتے ہیں ''اس کتاب میں حب الوطنی، انسانیت سے محبت، معاشرے کے الم ناک پہلو، فلسفہ اور تلمیح کے حامل اشعار بھی ملیں گے''۔ مثلاً:

میرا بازو پکڑ کے چلنے والا
مجھے رستہ دکھانے لگ گیا ہے

ایک اور شعر دیکھیں:

ہم ہتھیلی پہ لیے سورج کو
صورتِ شام ہوئے جاتے ہیں(۲)

۵۔ ریاضت (شعری مجموعہ) ۲۰۱۱ء

۶۔ خلعت توقیر (نعتیہ مجموعہ کلام) ۲۰۱۴ء

شاکر کنڈان کا ادبی ذوق نکھرا ہوا ہے۔ شعر وشاعری کے ساتھ ساتھ نثر پر بھی اُنھیں قدرت حاصل ہے۔ اُن کے نثری مضامین کتابی شکل اختیار کر کے باذوق لوگوں سے داد وصول کر چکے ہیں۔ اب تک کے طبع شدہ مضامین مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ نغمہ محمد سے نکلی ہوئی آب جو (سیرت ونعت مضامین)

۲۔ جادۂ شوق ومحبت (سفرنامہ) ۱۹۹۹ء

''جادۂ شوق ومحبت'' شاکر کنڈان کا حجازِ مقدس کا سفرنامہ ہے۔ اس کے بارے میں طاہرہ سرور لکھتی ہیں:

> ''جادۂ شوق ومحبت صرف حج کا سفرنامہ ہی نہیں بلکہ معلومات کا ایک بیش بہا خزانہ بھی ہے۔ اُنھوں نے تمام تاریخی مقامات کا ذکر اُن کی تاریخی حیثیت کے ساتھ کیا اور خانۂ خدا میں اپنے قیام کا ذکر کعبۃ اللہ کی تاریخ کو حضرت آدم سے شروع کر کے نبی اکرم ﷺ تک بیان کیا ہے اور اس کی تعمیر کی تاریخ جو موجودہ دور تک ہوئی جس میں خانہ کعبہ کی لمبائی، چوڑائی اور اُس کے اندر تمام مقدس مقامات کی تاریخ وتعمیر شامل ہے۔ ان سب کو احاطۂ تحریر میں لا کر قاری کی معلومات میں بیش بہا اضافہ کیا ہے۔'' (۳)

۳۔ وجدان کی آنکھ (نثر پارے) ۲۰۰۴ء

۴۔ وجدان کی دوسری آنکھ (نثر پارے) ۲۰۰۷ء

''وجدان کی دوسری آنکھ'' کے متعلق ڈاکٹر انور سدید لکھتے ہیں:

> ''اس کتاب میں ہر طرف دانشِ مشرق بکھری ہوئی ہے۔ یہ جواہر پارے شاکر کنڈان کے گہرے مشاہدے اور زندگی کے تجربات کا حاصل ہیں۔۔۔ مصنف کا بنیادی مقصد انسانی سوچ کو مہمیز کرنا ہے اور وہ اس مقصد میں کامیاب ہیں۔'' (۴)

۵۔ عکس سرمستان (شخصی مضامین) ۲۰۱۳ء

۶۔ تحسین زبان وادب (ادبی مضامین) ۲۰۱۳ء

۷۔ مقالاتِ نو (شخصی مضامین) ۲۰۱۷ء

۸۔ اُردو کی بنیاد میں اُردو کا حصہ ۲۰۱۹ء

اس کے علاوہ ''کچھ بھی نہ کہا'' کے عنوان سے ایک طویل انٹرویو بھی طبع شدہ ہے۔ ۲۰۰۵ء

## پنجابی مضامین

شاکر کنڈان کی مادری زبان پنجابی ہے لہٰذا ماں بولی کی محبت کا قرض بھی اُن کے ذمے تھا جو انھوں نے بطریق احسن نبھایا ہے۔ پنجابی میں بھی اُنھوں نے مضامین لکھے اور ایک سفرنامہ بھی تحریر کیا ہے۔

۱۔ سنجیاں گلاں سجریاں راہواں۔ پنجابی سفرنامہ ۲۰۰۴ء

۲۔ لیکھ لکھتاں۔ پنجابی مضامین ۲۰۱۲ء

شاکر کنڈان کا علمی، ادبی اور تحقیقی سفر نصف صدی پر محیط ہے۔ اُنھوں نے تحقیق کے میدان بھی اپنی محنت کے بل بوتے پر اپنا لوہا منوایا ہے۔ تحقیق کی راہ کٹھن مگر شوق نے رستے آسان کیے اور اُنھوں نے تحقیق میں مندرجہ ذیل گراں قدر اضافہ کیا۔

۱۔ اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان، جلد اوّل، حصہ اول (تحقیقی) ۱۹۹۷ء

۲۔ اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان، جلد اوّل، حصہ دوم (تحقیق) ۱۹۹۷ء

۳۔ اُردو نعت اور عساکرِ پاکستان (تحقیق) ۱۹۹۷ء

۴۔ اُردو ادب اور عساکرِ پاکستان، جلد دوم حصہ اوّل (تحقیق) ۱۹۹۷ء

۵۔ کراچی کے نعت گو شعرا (تحقیق) ۱۹۹۷ء

۶۔ نعت رسول مقبول ﷺ اور سرگودھا کے شعرا (تحقیق) ۱۹۹۸ء

۷۔ راولپنڈی کے نعت گو شعرا (تحقیق) ۲۰۰۱ء

۸۔ بیرک نامہ (تحقیق و تدوین) ۲۰۰۲ء

۹۔ سرِ عکس (ترتیب و تدوین) ۲۰۰۳ء

۱۰۔ مضباچے (تنقید) ۲۰۰۳ء

۱۱۔ اسلام آباد کے نعت گو شعرا (تحقیق) ۲۰۰۳ء

۱۲۔ نعت گویانِ سرگودھا (تحقیق) ۲۰۰۶ء

۱۳۔ سندھ کے نعت گو (تحقیق) ۲۰۰۸ء

۱۴۔ افضل حسین کی حمد و نعت نگاری (تحقیق و ترتیب) ۲۰۰۸ء

۱۵۔ سرگودھا کا دبستان شاعری، جلد اوّل (تحقیق) ۲۰۱۲ء

۱۶۔ سرگودھا کا دبستانِ شاعری، جلد دوم (تحقیق) ۲۰۱۴ء

شاکر کنڈان کی تیس کتابوں میں سے چودہ کتب تحقیقی کام پر مشتمل ہیں۔ اُن کے تحقیقی کام کے متعلق اکرم باجوہ لکھتے ہیں:

> ’’یہ سب کتابیں ایک ایسے شخص کے قلم سے نکلی ہیں جو ایک باوقار ادیب، محقق، نقاد، شاعر، سفر نامہ نگار اور تدوین کار ہے۔ جو فکر و دانش کی ایک توانا اور معتبر آواز ہے۔ جس کی ساری زندگی علم و ادب اور درس و تدریس کے سائے میں گزری ہے۔ جو ممتاز صاحبِ سیف و قلم بھی ہے۔‘‘(۵)

## ادبی مصروفیات (مختلف اوقات میں)

ادارہ فروغِ ادب پاکستان: چیئرمین

پاکستان رائٹرز گلڈ (پنجاب): ممبر

حرف اکادمی (راولپنڈی): ممبر/ جنرل سیکرٹری

| | |
|---|---|
| قلم قافلہ (کھاریاں): | ممبر |
| سرگودھا رائٹرز کلب: | نائب صدر/سیکرٹری/ممبر |

## اعزازات

| | |
|---|---|
| (۱) ستارہ حرب | ۱۹۷۱ء |
| (۲) تمغہ جنگ | ۱۹۷۱ء |
| (۳) تمغۂ جشن صد سالہ ولادت قائداعظم | ۱۹۷۶ء |
| (۴) میرٹ سرٹیفکیٹ، بزمِ شعاع ادب، لاہور | ۱۹۷۹ء |
| (۵) سند ٹیلنٹڈ ممبر۔ ٹیلنٹ کلب لاہور | ۱۹۸۱ء |
| (۶) اعزازی لائف ممبر، ٹیلنٹ کلب لاہور | ۱۹۸۱ء |
| (۷) تمغۂ ہجرہ | ۱۹۸۱ء |
| (۸) تمغۂ خدمات | ۱۹۸۱ء |
| (۹) تمغہ یومِ پاکستان گولڈن جوبلی | ۱۹۹۰ء |
| (۱۰) کرن ایوارڈ (کرن آرٹ سوسائٹی سرگودھا) | ۱۹۹۰ء |
| (۱۱) تمغۂ خدمات | ۱۹۹۱ء |
| (۱۲) تمغۂ بقا | |
| (۱۳) تمغۂ جمہوریت | |
| (۱۴) گولڈ میڈل (امام الدین میموریل سوسائٹی جلالپور جٹاں) | |
| (۱۵) تمغہ آزادی پاکستان گولڈن جوبلی | ۱۹۹۷ء |
| (۱۶) شعروسخن میڈل (بزمِ شعروسخن کنجاہ) | ۱۹۹۷ء |
| (۱۷) خدمت ادب ایوارڈ (رازداں گروپ آف پیپر گجرات) | ۱۹۹۷ء |
| (۱۸) ادبی سنگت ایوارڈ (سندھی سنگت عمرکوٹ، سندھ) | ۱۹۹۸ء |
| (۱۹) پروین شاکر ایوارڈ (پاکستان رائٹرز کلب) | ۲۰۰۲ء |
| (۲۰) سندِ اعزاز (اسلامک آرٹ گیلری، سرگودھا) | ۲۰۰۲ء |
| (۲۱) روزن ادبی ایوارڈ (روزن انٹرنیشنل گجرات) | ۲۰۰۴ء |
| (۲۲) خدمتِ ادب میر کلاں ایوارڈ (سیف الملوک اکیڈمی گوجر خان | ۲۰۰۵ء |
| (۲۳) نشانِ غنیمت (بزمِ غنیمت کنجاہ) | ۲۰۰۵ء |
| (۲۴) اعزازی شیلڈ (حسنِ قلم۔ لاہور) | ۲۰۰۵ء |
| (۲۵) اعزازی شیلڈ (ایوان علم وفن گوجرانوالہ) | ۲۰۰۷ء |

(۲۶) عظمت فن ایوارڈ (بزم دانش تلہ گنگ) ۲۰۰۷ء

(۲۷) کمنڈیشن کارڈ۔ (آئی ایس پی آر۔ راولپنڈی) ۲۰۰۷ء

(۲۸) ساغر صدیقی ایوارڈ (بزمِ دوستانِ قلم لاہور) ۲۰۰۸ء

(۲۹) نعت ایوارڈ (بزمِ نعت، فیصل آباد) ۲۰۰۸ء

(۳۰) سند امتیاز (پاک کشمیر لائبریری اینڈ ریسرچ سنٹر جلال پور جٹاں) ۲۰۰۸ء

(۳۱) شریف کنجاہی ایوارڈ (بزم شریف کنجاہی۔ کنجاہ) ۲۰۰۸ء

(۳۲) سندِ اعزاز (کامرانیاں، کنجاہ) ۲۰۰۹ء

(۳۳) عاشورائے حسینی مسالمہ ایوارڈ (ثقافتی قونصلیٹ اسلامی جمہوریہ ایران، اسلام آباد) ۲۰۱۰ء

(۳۴) سند امتیاز (ورلڈ پنجابی فورم) ۲۰۱۳ء

(۳۵) نقیبی ادبی ایوارڈ برائے حسنِ کارکردگی (فیصل آباد) ۲۰۱۳ء

(۳۶) نقیبی ادبی ایوارڈ برائے حسنِ کارکردگی (فیصل آباد) ۲۰۱۴ء

(۳۷) مہکاں ادبی ایوارڈ (ساہیوال) ۲۰۱۴ء

(۳۸) میرٹ سرٹیفیکٹ (حکومتِ پنجاب) ۲۰۱۴ء

(۳۹) عظمتِ فن ایوارڈ (بزمِ دانش تلہ گنگ) ۲۰۱۵ء

(۴۰) ڈاکٹر وزیر آغا ایوارڈ (بزمِ فکر ادب ساہیوال) ۲۰۱۵ء

(۴۱) نقیبی ادبی ایوارڈ برائے حسنِ کارکردگی (فیصل آباد) ۲۰۱۶ء

(۴۲) سانجھ ادبی ایوارڈ (بزمِ سانجھ ہڈالی) ۲۰۱۶ء

(۴۳) ڈاکٹر وزیر آغا ایوارڈ (حلقہ دیارِ حرف جوہر آباد) ۲۰۱۷ء

(۴۴) پروفیسر عاشق رحیل ادبی ایوارڈ (پنجابی ادبی انجمن لاہور) ۲۰۱۷ء

(۴۵) نقیبی ادبی ایوارڈ برائے حسنِ کارکردگی (فیصل آباد) ۲۰۱۷ء

(۴۶) حسنِ کارکردگی ایوارڈ (انصاری فاؤنڈیشن شیخوپورہ) ۲۰۱۹ء

(۴۷) خوشبوئے نعت ایوارڈ (عبدالحق نعت فاؤنڈیشن پاکستان) ۲۰۱۹ء

## شاکر کنڈان پر لکھے گئے مقالات

۱۔ شاکر کنڈان کی غزل کا فنی وفکری جائزہ، مقالہ برائے ایم۔اے (اُردو) نیشنل یونیورسٹی ماڈرن لینگویجز اسلام آباد

۲۔ سرگودھا میں سفرنامہ نگاری کی روایت کا تجزیہ (جادۂ شوق ومحبت کا تجزیہ) مقالہ برائے ایم۔اے (اُردو)، یونیورسٹی آف سرگودھا

۳۔ شاکر کنڈان کی شعری خدمات، مقالہ برائے ایم۔فل (اُردو)، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج برائے خواتین، سمن آباد۔ فیصل آباد

۴۔ شاکر کنڈان کی تبصرہ نگاری، مقالہ برائے بی۔ایس اُردو، یونیورسٹی آف سرگودھا

۵۔ شاکر کنڈان کی تذکرہ نگاری، مقالہ برائے ایم۔فل اُردو، سیالکوٹ

۶۔ مکاتیب مشاہیرِ ادب بنام شاکر کنڈان، مقالہ برائے ایم۔فل اُردو، رفاہ یونیورسٹی، فیصل آباد

۷۔ سورج ڈوبا نہیں کرتے (شخصیت وفن) از سلیمان جاذب (کتابی صورت)(۶)

شاکر کنڈان فعال ادبی زندگی گزار رہے ہیں۔اُن کے قلم میں روز بروز نکھار، محنت اور لگن میں اضافہ ہو رہا ہے۔خدا کرے کہ کامیابیوں اور کامرانیوں کا یہ سفر جاری وساری رہے۔اُن کے لیے بس اتنا ہی کہہ سکتے ہیں:

خط اُن کا بہت خوب عبارت بہت اچھی
اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

## حوالہ جات


۱۔ سلیمان جاذب، مرتب: سورج ڈوبا نہیں کرتے، لاہور: نستعلیق مطبوعات، ۲۰۱۴ء، ص:۱۳۱

۲۔ ایضاً، ص:۷۰۔۶۹

۳۔ طاہرہ سرور، ڈاکٹر، عساکرِ پاکستان کی ادبی خدمات (اُردو نثر میں)، لاہور: اکادمیات، ۲۰۱۲ء، ص:۱۵۷

۴۔ انور سدید، ڈاکٹر، تبصرہ: وجدان کی دوسری آنکھ، مشمولہ: نوائے وقت، روزنامہ لاہور: ۱۷ جون ۲۰۰۷ء

۵۔ اکرم باجوہ، قریۂ تحقیق، لاہور: نظمینہ پبلی کیشنز، ۲۰۱۷ء، ص:۸۰

۶۔ سلیمان جاذب، مرتب: سورج ڈوبا نہیں کرتے، ص:


[اس آرٹیکل کی تیاری میں شاکر کنڈان صاحب سے طویل ذاتی انٹرویو اور بالمشافہ ملاقات سے مدد لی گئی ہے، ۳ جولائی ۲۰۱۹ء، فیصل آباد، جی سی یونیورسٹی]

☆......☆......☆